فرقۂ اباضیہ
اپنے عقائد وافکار کے آئینے میں

از: مولانا اشرف عباس قاسمی
استاذ دارالعلوم دیوبند

پس منظر:

امسال رمضان شریف کا بیشتر حصہ تنزانیا (مشرقی افریقہ) کے دارالسلطنت دارالسلام میں گزرانے کا موقع ملا، دارالسلام میں مختلف شیعی گروہوں کے علاوہ فرقۂ اباضیہ بھی اپنی ایک خاص شناخت اور طاقت رکھتا ہے، اس فرقے کی پرشکوہ مسجدیں کسی بھی زائر کو دعوت نظارہ دیتی ہیں۔ بدقسمتی سے ہمارے ایشیائی مسلمان، اباضیہ کو بھی اہل السنة والجماعة میں شمار کرتے ہوئے بلاجھجک ان کی مسجدوں میں نماز پڑھتے ہیں، اس صورتِ حال سے بے چین ہوکر میرے بعض فکرمند میزبانوں نے مجھ سے فرقۂ اباضیہ کی اصلیت اور معتقدات کے واضح کرنے کا مطالبہ کیا، میں نے ان سے وعدہ کرلیا تھا، یہ تحریر ان کے وعدہ کی تکمیل ہے۔

فرقۂ اباضیہ — تعارف وانتساب:

اسلام کی بنیادوں کو متزلزل کرنے اور مسلمانوں کو ابتدا ہی سے غیر معمولی نقصانات پہنچانے میں روافض کے ساتھ خوارج کا اہم کردار رہا ہے، یہ صحیح ہے کہ مرورِ زمانہ کے ساتھ خوارج کی ساکھ کمزور ہوتی گئی اور وہ رفتہ رفتہ ناپید ہوتے گئے؛ تاہم بعض علاقے اب تک خارجی اثرات ومعتقدات کے زیر اثر ہیں اور انھی خوارج کی باقیات میں سے فرقۂ اباضیہ بھی ہے۔

مذہب اباضیہ کو عام طور سے عبداللہ بن اباض تمیمی کی طرف منسوب کیا جاتا ہے، جن کی

وفات ۸۰ھ میں ہوئی ہے؛ جبکہ علمی اور فکری اعتبار سے اس کا سرچشمہ ابوالشعثاء کو قرار دیا جاتا ہے۔ابوالشعثاء جابر بن زید متوفی ۹۳ھ محدث ،فقیہہ اور ابن عباسؓ کے شاگرد ہیں، دیگر مذاہب کی طرح اباضیہ کے پاس بھی مسائل کے استنباط کے خاص مناہج اور فقہی اصول وضوابط ہیں۔فرقۂ اباضیہ کو''اہلِ دعوت، اہل استقامت اور جماعۃ المسلمین'' کے ناموں سے بھی جانا جاتا رہا ہے۔

(دیکھیے مقدمة الفقه الإسلامي وأدلته ۵۶/۱)

اباضی علماء اور مستند کتابیں:

مشہور اباضی علماء میں جنھیں مرجعیت حاصل رہی ہے۔ابراہیم اَطّفش الجزائری اور ابراہیم بن عمر بیوض الجزائری ہیں۔یہ دونوں اباضیت میں متشدد نہیں تھے،حتیٰ کہ آخرالذکر کے بارے میں بعض لوگوں نے دعویٰ کیا ہے کہ مرنے سے پہلے انھوں نے اباضیت سے توبہ کرکے مالکی مسلک کو اختیار کرلیا تھا؛ اگرچہ اباضیین اس کی سختی سے تردید کرتے ہیں۔اباضیین کے یہاں معتمد اور مستند کتابوں میں، عقیدہ میں نورالدین سالمی کی مشارق الانوار، اصول فقہ میں طلعۃ الشّمس، فقہ میں محمد اطفیش کی شرح النبیل وشفاء العلیل۔سعدی کی قاموس الشریعۃ اور احمد کندی کی المصنف جیسی کتابیں ہیں؛ جبکہ حدیث میں مسند الربیع بن حبیب کو اتنی زیادہ اہمیت دے رکھی ہے کہ وہ اسے اصح الکتب بعد کتاب اللہ کا مصداق اور صحیح بخاری وصحیح مسلم سے فائق قرار دیتے ہیں۔

عمان، اباضیہ کا مرکز:

اس وقت اباضیین کی بڑی تعداد الجزائر،تونس، لیبیا، مشرقی افریقہ اور سلطنت عمان وغیرہ میں آباد ہے۔عمان کو ان کی مذہبی اور فکری سرگرمیوں کا مرکز قرار دیا جاسکتا ہے؛ کیوں کہ ایک اندازے کے مطابق وہاں کے پچھتّر فیصد باشندے اباضی ہیں۔شیخ ابوزہرہ مصری فرماتے ہیں: یہ فرقہ خارجیوں میں معتدل اور فکر ورائے میں عام مسلمانوں سے زیادہ قریب، غلو اور انتہاپسندی سے الگ تھا، نیز وہ لکھتے ہیں: یہی وجہ ہے کہ عالمِ اسلام کے بعض اطراف میں یہ اب تک موجود ہیں۔'' (تاریخ المذاہب الاسلامیہ مترجم:۱۰۷)

یاقوت حمویؒ نے بھی اپنے دور کے باشندگان عمان کی اکثریت کو اباضی قرار دیا ہے، وہ کہتے ہیں:

”أكثر أهلها في أيامنا خوارج إباضية، ليس بها من غير هذا المذهب إلا طارى غريب، وهم لا يخفون ذلك“ (معجم البلدان ٤/ ١٥٠)

ترجمہ: ہمارے زمانے میں عمان کے اکثر باشندے اباضی خوارج ہیں، اور سوائے کسی اجنبی نووارد شخص کے اباضیہ کے علاوہ کو ماننے والا کوئی شخص نہیں ہے، اور اباضیین اپنے عقائد کو چھپاتے بھی نہیں ہیں۔

عقائد میں اباضیہ کا اہل السنۃ والجماعۃ سے اختلاف

چند اہم عقائد جن میں اباضیہ کا نقطۂ نظر اہل السنۃ والجماعۃ سے مختلف ہے، درج ذیل ہیں:

۱- اباضیین صفاتِ الٰہی کا انکار کرتے ہیں، اور صفات کو عین ذات باری تعالیٰ قرار دیتے ہیں؛ جبکہ اہل السنۃ والجماعۃ، ذات باری تعالیٰ کے لیے صفات کو ثابت جانتے ہیں۔

۲- آیات ربانیہ اور صحیح احادیث سے ثابت ہے کہ آخرت میں اہل ایمان کو اللہ پاک کا دیدار نصیب ہوگا؛ چنانچہ سورۂ یونس کی آیت کریمہ ”للذين أحسنوا الحسنىٰ وزيادة“ (یونس:۶) ”جن لوگوں نے نیکی کی ہے ان کے واسطے خوبی ہے اور مزید برآں بھی“ میں زیادہ کی تفسیر خود نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے دیدار الٰہی سے کی ہے؛ چنانچہ حضرت صہیب رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: ”رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس آیت پاک ”للذين أحسنوا ... کی تلاوت کرنے کے بعد فرمایا: جب جنتی جنت میں اور دوزخی دوزخ میں چلے جائیں گے تو ایک پکارنے والا پکارے گا، اے جنتیو! اللہ پاک نے تم سے ایک وعدہ کر رکھا ہے، اللہ اپنے اس وعدے کو پورا کرنا چاہتا ہے، تو جنتی جواب دیں گے، وہ کیا ہے؟ کیا اللہ پاک ہمارے ترازو کو بھاری، ہمارے چہروں کو روشن اور ہمیں دوزخ سے دور کرکے جنت میں داخل نہیں کردیا ہے؟ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم ارشاد فرماتے ہیں: اس کے بعد پردہ ہٹادیا جائے گا اور جنتی اللہ پاک کا دیدار کریں گے، تو خدا کی قسم اللہ کی عطا کردہ ساری نعمتوں میں اللہ کا دیدار سب سے پسندیدہ اور آنکھوں کو ٹھنڈک بخشنے والا ہوگا“۔ یہ حدیث مسلم شریف، ترمذی شریف سمیت کئی کتب حدیث میں موجود ہے، اور اس مضمون کی اور بھی متعدد روایات ہیں، لہٰذا قرآنی آیات اور احادیث وآثار کے پیش نظر اہل السنۃ کا اجماعی عقیدہ ہے کہ آخرت میں اللہ پاک کا دیدار ہوگا؛ لیکن اباضیین اس کا انکار کرتے ہیں اور کہتے ہیں یہ ممکن ہی نہیں ہے۔

۳- اباضیین، قرآن کریم کے مخلوق اور حادث ہونے کے قائل ہیں، جو معتزلہ کا مشہور عقیدہ ہے۔اسی کے انکار کی وجہ سے معتزلہ کی ایماء پر عباسی خلفاء نے امام احمد بن حنبل رحمہ اللہ پر کوڑے برسائے اور سخت اذیتیں دیں؛ لیکن حضرت امام کے پائے استقامت میں ذرا جنبش نہیں ہوئی اور وہ اہل السنۃ والجماعۃ کے اس عقیدے پر جمے رہے کہ قرآنِ مقدس مخلوق نہیں، جو حادث ہو، یہ اللہ پاک کا کلام ہے جو اس کی صفات میں سے ہے۔

۴- اباضیین کا عقیدہ ہے کہ جو شخص گناہ کبیرہ کا ارتکاب کرکے دنیا سے جائے گا؛ اگرچہ وہ کلمہ گو اور پابند نماز وغیرہ ہو، پھر بھی اسے ہمیشہ کے لیے جہنم میں جانا پڑے گا۔ اسے کبھی جنت نصیب نہیں ہوگی؛ جبکہ اہل السنۃ والجماعۃ کا متفقہ عقیدہ ہے کہ مرتکب کبیرہ ہمیشہ جہنم میں نہیں رہے گا۔ اگر ایمان پر اس کا خاتمہ ہوا ہے تو اسے بھی اللہ پاک جنت کا داخلہ نصیب کریں گے، یا تو اللہ پاک اس کا گناہ معاف کردیں یا گناہوں کی سزا بھگتنے کے بعد اللہ پاک اس کے حق میں جنت کا فیصلہ فرمادیں؛ چنانچہ رسول اکرم ﷺ کا ارشاد گرامی ہے:

''اہل توحید میں سے کچھ لوگوں کو جہنم میں عذاب دیا جائے گا، یہاں تک کہ وہ اس میں کوئلہ بن جائیں گے، پھر اللہ کی رحمت متوجہ ہوگی، تو انھیں آگ سے نکال کر جنت کے دروازوں پر ڈال دیا جائے گا، تو جنتی ان پر پانی چھڑکیں گے جس کے نتیجے میں وہ اس طرح اگیں گے جس طرح سیلاب کے بہاؤ میں گھاس اگ جاتی ہے''۔

۵- جنھوں نے گناہ کبیرہ کا ارتکاب کیا ہے، اباضیین کے نزدیک وہ مستحق شفاعت نہیں ہیں، جبکہ اہل السنۃ والجماعۃ کا عقیدہ ہے کہ ان کے حق میں بھی شفاعت ہوگی۔ حضرت عمران بن حصین رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: ''ليخرجن قوم من امتی من النار بشفاعتي يُسمّون الجهنميين''

ترجمہ: میری سفارش کی وجہ سے میری امت کے ایک گروہ کو جن کا لقب جہنمی پڑجائے گا، جہنم سے نکالا جائے گا۔

۶- قرآن وحدیث میں آخرت کے متعلق کئی چیزوں کا تذکرہ ہے، مثلاً میزانِ عدل قائم کیا جائے گا، پل صراط سے گزرنا ہوگا؛ لیکن اباضیین اس طرح کی چیزوں میں تاویل کرتے ہیں اور احادیث میں ان چیزوں کی جو تفصیلات ہیں انھیں نہیں مانتے ہیں؛ جبکہ اہل السنۃ والجماعۃ اسی طرح ان کو مانتے ہیں جس طرح رسول اکرم ﷺ نے خبر دی ہے۔

۷-اہل السنۃ والجماعۃ کا اتفاق ہے کہ قرآنِ مقدس کے بعد روئے زمین پر سب سے صحیح کتاب بخاری شریف ہے، اس کے بعد مسلم شریف وغیرہ دیگر کتب احادیث کا مقام ہے؛ لیکن اباضیین اس تصور کو خارج کردیتے ہیں، ان کے نزدیک بخاری ومسلم سے بڑھ کر مسند ربیع بن صہیب ہے۔ قرآن مجید کے بعد سب سے اہم کتاب وہ اسی مسند کو قرار دیتے ہیں۔ اسی طرح اباضیین نے بہت سے اجماعی مسائل کا بھی انکار کیا ہے۔ (تفصیل کے لیے دیکھیے: موسوعة الأديان والمذاهب المعاصرة ۶۲/۱)

چند متفقہ فقہی مسائل میں اباضیہ کا شذوذ:

جب اصول وعقائد میں اباضیہ کا نقطۂ نظر اہل السنۃ والجماعۃ کے نقطۂ نظر سے مختلف ہے، تو فروع وجزئیات فقہیہ میں اختلاف تولا بدی اور فطری ہے۔ ہم یہاں چند اہم مسائل درج کررہے ہیں، جن میں اباضیین نے اہل السنۃ والجماعۃ کے اجتماعی موقف سے شذوذ کیا ہے۔

۱-شیعوں کی طرح اباضیین بھی اس بات کے قائل ہیں کہ خفین پر مسح کرنا جائز نہیں؛ حالاں کہ چمڑے کے موزے پر مسح کا جواز اہل السنۃ کا متفقہ مسئلہ ہے اور امام ابوحنیفہؒ نے خفین پر مسح کے جواز کو اہل السنۃ والجماعۃ کی علامتوں میں شمار کیا ہے۔

۲-نماز کے آغاز میں تکبیر تحریمہ کے وقت ہاتھ اٹھانے کے قائل نہیں، اور پوری نماز ہاتھ چھوڑ کر ہی ادا کرتے ہیں۔

۳-اگر رمضان میں حالت جنابت میں صبح ہوئی تو اس کا روزہ ٹوٹ جائے گا۔

۴-جو جزیہ نہیں دیتے، مثلاً موجودہ اہل کتاب، ان کا ذبیحہ حرام ہے۔

۵-ورثہ کے علاوہ دیگر رشتہ داروں کے لیے وصیت واجب ہے۔

۶-مکاتب، عقد کتابت کے وقت سے ہی آزاد ہے۔

اباضیین کے پیچھے نماز پڑھنے کا حکم:

اباضیین کے پیچھے نماز پڑھنے کا بھی وہی حکم ہوگا، جو حکم خوارج کے پیچھے نماز پڑھنے کا ہے۔ یعنی اگرچہ اہل السنۃ والجماعۃ انھیں کافر نہیں قرار دیتے؛ لیکن ان کے عقائدِ فاسدہ اور اعمالِ شنیعہ کی وجہ سے ان کے پیچھے نماز پڑھنے سے ضرور منع کرتے ہیں، عرب علماء، چوں کہ اباضیین کے احوال

سے زیادہ واقف ہیں؛ اس لیے ہم اس سلسلے میں زیادہ تر انھیں کے فتاویٰ نقل کرتے ہیں۔

مشہور عرب عالم ابن جبرین فرماتے ہیں: ”ثم هم مع ذٰلك يكفرون أهل السنة ويمنعون خلفنا، فلذٰلك يقول: لا يصلى خلف هٰذه الطائفة“

ترجمہ: اباضیین اپنے غلط افکار کے ساتھ اہل السنۃ کو کافر قرار دیتے ہیں اور ہمارے پیچھے نماز پڑھنے سے روکتے ہیں؛ اس لیے ہم کہتے ہیں کہ اس فرقے کے پیچھے نماز نہیں پڑھی جائے گی۔

شیخ محمد بن ابراہیم نے تو اباضیہ کے پیچھے نہ صرف نماز پڑھنے کو ناجائز قرار دیا ہے؛ بلکہ واضح طور پر کہا ہے کہ فرقۂ اباضیہ سے تعلق رکھنے والے کسی شخص کی گواہی بھی شرعاً معتبر نہیں ہوگی۔ (دیکھیے: فتاویٰ الشیخ محمد بن ابراہیم ۱۳/۳۰)

سعودی عرب کے مفتیان کرام کی جماعت نے بھی یہی فتویٰ دیا ہے کہ اباضیین کے پیچھے نماز درست نہیں ہوتی؛ کیوں کہ اباضیہ فرق ضالہ میں سے ہے۔ (دیکھیے: فتویٰ اللجنۃ الدائمۃ رقم: ۶۹۳۵)

ان کے علاوہ شیخ سلمان العودۃ اور شیخ سلمان الغصن بھی اباضیہ کے پیچھے نماز درست نہیں قرار دیتے۔

حضرت مولانا مفتی رشید احمد صاحب لدھیانویؒ نے بھی ایک سوال کے جواب میں تحریر کیا ہے: ”عبداللہ بن اباض کی جانب منسوب جو فرقۂ اباضیہ ہے اور جو خوارج ہی کی شاخ ہے، ان کے عقائد کتابوں میں ملتے ہیں، اگر یہ فرقہ بعینہ وہی ہے یا ان کے عقائد ان کے مطابق ہیں تو ان کے پیچھے نماز نہیں ہوتی؛ اس لیے ان کے پیچھے نماز نہ پڑھی جائے“۔ (احسن الفتاویٰ: ۱/۱۹۸)

مفتی شعیب اللہ خاں مفتاحی مدظلہ فرماتے ہیں:

”عمان کے اباضیہ دراصل خوارج ہیں؛ لہٰذا ان کے پیچھے نماز درست نہ ہوگی، اگرچہ یہ بہ نسبت دیگر فرق خوارج کے معتدل ہیں، تاہم جو بنیادی عقائد خوارج کے ہیں، ان میں یہ بھی شامل ہیں۔“ (نفائس الفقہ ۴/۴۲۰)

اہل السنۃ والجماعۃ کے تئیں اباضیہ کا سخت موقف:

یہاں اس امر کا بھی اظہار مناسب ہے کہ خوارج کی طرح، اباضیین بھی اپنے علاوہ اہل السنۃ والجماعۃ اور عامۃ المسلمین کے حوالے سے انتہا پسندانہ نظریات رکھتے ہیں۔ ان کی رائے میں ان کے علاوہ تمام مسلمان کافر ہیں۔ اور جنت میں وہی داخل ہوگا جو اباضی عقیدے پر مرا ہو۔

اباضیین کے علاوہ جتنے مسلمان ہیں سب کو ہمیشہ کے لیے جہنم میں جانا پڑے گا۔

چنانچہ مشہور اباضی عالم ابوبکر بن عبداللہ الکندی نے لکھا ہے:

”ونحن نَشْهَدُ لمن مات من هؤلاء مصرا على خلاف ما دانت بها الإباضية بالخزى والصغار والخلود فى النار“ (الجوهر المقتصر ص ۱۲۱)

ترجمہ: اور ان مسلمانوں میں سے جو اباضیہ کے عقیدے سے ہٹ کر کسی اور عقیدے پر مرے ہم اس کے لیے رسوائی، ذلت اور ہمیشہ کے لیے جہنم کی شہادت دیتے ہیں۔

ایک اور اباضی عالم مہنا بن خلفان نے اباضیہ کے معتقدات وافکار ذکر کرنے کے بعد لکھا ہے: ”وإن مات على خلافه فليس له فى الآخرة إلا النار وبئس المصير“ (لباب الآثار ۲۷۸/۱)

ترجمہ: اور اگر کوئی اس کے علاوہ کسی اور عقیدے پر مرے تو آخرت میں اس کے لیے صرف جہنم ہے اور جہنم بہت برا ٹھکانہ ہے۔

درج بالا تصریحات سے واضح ہے کہ فرقۂ اباضیہ اپنے معتقدات کی وجہ سے اہل السنۃ والجماعۃ سے خارج ہے اور یہ ایک گمراہ فرقہ ہے جو دیگر مسلمانوں کو جہنمی خیال کرتا ہے؛ اس لیے اس فرقے کے زہریلے اثرات سے اپنے معاشرے کو محفوظ رکھنے کی کوشش کرنی چاہیے اور اس کے پیچھے نماز پڑھنے سے بالکلیہ احتراز کرنا چاہیے۔ اللہ پاک ہم سب کو صراط مستقیم پر گامزن رکھیں! (آمین)

❁ ❁ ❁